غمِ حسین سے ہر ایک دل ہے صدپارہ
ہر اِک زبان پہ ہے یاحسین کا نعرہ

حسین کہتے تھے میری کمر کو توڑا ہے
میرے عباس کو دریا پہ کس نے مارا ہے
دغا سے مارا ہے نہ سامنے سے للکارا

اٹھارہ سال سے نازوں میں جس کو پالا تھا
اُسی کے سینے سے کھینچا ہے باپ نے نیزہ
تڑپ کے رہ گیا ہر کائنات کا ذرّہ

چڑھا ہے سینے پہ ھاتھوں میں کند ہے خنجر
چلا رہا ہے شمر بوسہ گاہِ احمد پر
زمین ہل گئی رگڑے دیے ہے جب بارہ

حسین آخری سجدے میں کر رہے تھے دعا
جدا ہوا تنِ اطہر سے سر شہ دیں کا
ہے گریاں عرش پر احمد علی حسن زہرا

غمِ حسین میں آنسو بہانے آئے ہیں
ہم اپنے مولی پہ قربان ہونے آئے ہیں
گناہ گار ہیں لیکن اُن ہی کا ہے یارا

اے مولی عرض یہ عابد کی تم سے ہے اتنی
جو شہ کے غم کی یہ خدمت حضور نے بخشی
نسل نسل یوں ہی خدمت میں بس ملے یارا